تحریر: ادارہ دعوت
نظام جمہوریت اور نظام خلافت
میں فرق

ادارہ دعوت حق پیش کرتا ہے

عمدہ تحریر

——نظام جمہوریت اور نظام خلافت میں فرق——

{ابو محمد العجمي}

الحمد لله و صلاۃ وسلام علی رسول الله

امابعد

قال اللہ تعالیٰ؛

وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ ۚ إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَخْرُصُونَ

{سورۃ انعام-116}

اور اے محمدؐ! اگر تم اُن لوگوں کی اکثریت کے کہنے پر چلو جو زمین میں بستے ہیں تو وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے بھٹکا دیں گے وہ تو محض گمان پر چلتے اور قیاس آرائیاں کرتے ہیں

(1) نظام جمہوریت:

جمہوریت، حکومت کی ایک ایسی حالت ہے جس میں لوگ یا لوگوں کا منتخب شدہ نمائندہ حکومت چلانے کا اہل ہوتا ہے۔ اس نظام میں عوام الناس کے پاس اختیار ہوتا کہ وہ جیسے چاہیں حکومت کر سکتے ہیں. اللہ کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام کردہ چیزوں کو حلال بھی قرار دے سکتے ہیں .

الغرض یہ کہ جمہوریت میں انسان اپنی من چاہی خواہشات کے مطابق نظام بنا سکتا ہے جبکہ اسلام میں نظام جمہوریت کے برعکس نظام خلافت کا نظریہ ہے جو لوگوں کو لوگوں کی بندگی سے نکال کر صرف ایک خالق حقیقی، اللہ عزوجل کی وحدانیت کی طرف دعوت دیتا ہے. جس میں انسان حاکم تو ہوگا لیکن حکمرانی لوگوں کے مطابق نہیں بلکہ مالک کائنات، آسمان و زمین کے رب کے مطابق کی جائے گی. قرآن و حدیث کی روشنی میں تمام فیصلے ھوں گے جس میں مقصود لوگوں کی نہیں بلکہ رب کی رضا و خوشنودی حاصل کرنا ھوگی. لہذا جو لوگ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے نعرے لگاتے ھیں ان کو چاہیے کی وہ اپنا قبلہ درست کر لیں اس لئے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان نھیں بلکہ صرف جمہوریہ پاکستان کہا جائے گا کیونکہ 'اسلام و ایمان' کی ضد 'کفر و شرک' ہے .

کفر اور ایمان کو ایک ھی پلڑے میں نھیں تولہ جا سکتا. اسلام و ایمان ایک طرف ہے اور جمہوریت و کفر دوسری طرف.

یا تو ایمان ہے یا پھر کفر .

یا تو مسلمان ہے یا پہر کافر.

'کافرانہ مسلمان' اس کی اصطلاح نہ تو آپ کو قرآن و حدیث میں ملے گی اور نہ ھی کسی اور کتاب میں نظر آئے گی.

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا يَسْتَوِي الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ

اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہے

وَلَا الظُّلُمَاتُ وَلَا النُّورُ

نہ تاریکیاں اور روشنی یکساں ہیں

وَمَا يَسْتَوِي الْأَحْيَاءُ وَلَا الْأَمْوَاتُ

اور نہ زندے اور مردے مساوی ہیں

اب تو یہ بات واضح ھو جانی چاہیے کہ 'اسلامی جمہوریہ پاکستان' کا اصل مطلب 'اسلامی کفریہ پاکستان' بنتا ھے.

جمہوریت کی حقیقت کو مزید واضح کرنے کے لیے 'پروفیسر حافظ عبداللہ بہاولپوری (رحمہ اللہ)' کی کتاب "جمہوریت اسلامی کیسے ؟" سے کچھ نکات آپ قارئین کرام کے پیشِ خدمت ہیں.

نمبر ایک:

جمہوریت میں اسلام اور مسلمان دونوں کو خطرہ ہے۔ تجربہ شاہد ہے' تاریخ گواہ ہے کہ جمہوریت اسلام کے مزاج کے خلاف ہے۔ اسی لیے جمہوریت آج تک مسلمانوں کے کسی ملک میں کامیاب نہیں ہوئی۔ جب جمہوریت کا نام تک قرآن وحدیث میں نہیں' کسی اسلامی جمہوریہ کا نشان تک مسلمانوں کی بارہ سو سال کی تاریخ میں نہیں' تو اب چودھویں یا پندرہویں صدی میں جب کہ اسلام اور مسلمان اپنے زوال کی آخری حد کو پہنچ چکے ہیں' جمہوریت اسلامی کیسے ہو سکتی ہے؟

نمبر دو:

اسلام ایک جامع اور مکمل نظام حیات ہے اس کے تمام نظام اپنے ہیں۔ اس کو باہر سے کوئی نظام امپورٹ کرنے کی ضرورت نہیں۔ بدعت کو جو اسلام میں بہت برا سمجھا جاتا ہے تو اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ اسلام بذات خود ایک جامع نظام ہے جو بالکل کامل اور مکمل ہے۔ اس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں کہ کسی اضافے کی ضرورت ہو۔ اگر اسلام کامل نہ ہوتا' اس میں کسی اضافے کی ضرورت ہوتی تو بدعات کو ممنوع قرار نہ دیا جاتا' بلکہ اسلام کی تکمیل کے لیے ہر زمانے میں بدعات کی اجازت ہوتی۔ جب اسلام بدعات کی بالکل اجازت نہیں دیتا بلکہ ((اِیَّاکُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ)) کہہ کر بدعات سے خبردار کرتا ہے اور ڈراتا ہے تو یہ اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اسلام اپنی ذات میں بالکل مکمل ہے۔

نمبر تین:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدًا (سورۃ الکھف:28)

یہ آیات بتلاتی ہیں کہ اللہ جیسے معبود ہونے میں یکتا ہے۔ اسی طرح حاکمیت میں بھی یکتا ہے۔ جیسے غیر اللہ کی عبادت کرنے والا مشرک ہے ایسے ہی عوام کی حاکمیت یعنی جمہوریت کا قائل بھی مشرک ہے۔ وہ عبادت میں غیر اللہ کو شریک ٹھہراتا ہے۔ حاکمیت میں عوام کو شریک مانتا ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے.

نمبر چار:

)میرا) سوال یہ ہے کہ اگر کوئی لاَاِلٰہَ اِلاّ ٰاللّٰہُ پڑھ کر شرک کرے تو کیا شرک نہیں ہوتا جیسے شرک کرنے والے کو لاَاِلٰہَ اِلاّ ٰاللّٰہُ پڑھنا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔اسی طرح پاکستانی دستور میں یہ لکھنا کہ حقیقی حاکم اللہ رب العالمین ہے۔اس کا کوئی فائدہ نہیں۔جب جمہوریت کو جو صریحاً شرک ہے رواج دیا جاتا ہے تو شرک خود بخود ثابت ہو جاتا ہے۔کہنا یہ ہے کہ حقیقی حاکم للہ رب العالمین ہے اور چلانا نظام جمہوریت یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی پڑھے لاَاِلٰہَ اِلاّ ٰاللّٰہُ اور کرے شرک۔لاَاِلٰہَ اِلاّ ٰاللّٰہُ پڑھنے سے شرک توحید نہیں بن جاتا جیسا کہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرنے سے حرام حلال نہیں بن جاتا۔ شرک شرک رہتا ہے خواہ لاَاِلٰہَ اِلاّ ٰاللّٰہُ کتنا پڑھے' اور حرام حرام رہتا ہے خواہ بسم للہ بار بار پڑھے۔توحید شرک کو مٹانے سے آتی ہے' لاَاِلٰہَ اِلاّ ٰاللّٰہُ پڑھنے سے نہیں آتی۔جب عملاً عوام کی حاکمیت موجود ہو تو للہ رب العالمین کو حقیقی حاکم لکھنے سے جمہوریت کی حقیقت نہیں بدلتی۔جمہوریت شرک ہی رہتی ہے۔کیوں کہ جمہوریت کی حقیقت اِنِ الْحُکْمُ اِلاّ لِلشّعْبِ ہے۔یعنی چلے گی عوام کی اور اسلام کہتا ہے اِنِ الْحُکْمُ اِلاّ للہ۔۔۔چلے گی صرف للہ کی۔اس لیے جمہوریت اسلام کی ضد اور شرک و کفر ہے۔اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہیے.

اے حق کو تلاش کرنے والوں!

اب یہ فیصلہ آپ لوگوں کے ہاتھوں میں ھے یا تو "اسلامی پاکستان" چاہیے یا پھر "کفریہ پاکستان" چاہیے.

ارشادِ باری تعالٰی ہے کہ :

هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا تَأْوِيلَهُ ۚ يَوْمَ يَأْتِي تَأْوِيلُهُ يَقُولُ الَّذِينَ نَسُوهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَاءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ فَهَلْ لَنَا مِنْ شُفَعَاءَ فَيَشْفَعُوا لَنَا أَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ ۚ قَدْ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ

اب کیا یہ لوگ اِس کے سوا کسی اور بات کے منتظر ہیں کہ وہ انجام سامنے آجائے جس کی یہ کتاب خبر دے رہی ہے؟ جس روز وہ انجام سامنے آگیا وہی لوگ جنھوں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا کہیں گے کہ "واقعی ہمارے رب کے رسول حق لے کر آئے تھے، پھر کیا اب ہمیں کچھ سفارشی ملیں گے جو ہمارے حق میں سفارش کریں؟ یا ہمیں دوبارہ واپس ہی بھیج دیا جائے تاکہ جو کچھ ہم پہلے کرتے تھے اس کے بجائے اب دوسرے طریقے پر کام کر کے دکھائیں" انہوں نے اپنے آپ کو خسارے میں ڈال دیا اور وہ سارے جھوٹ جو انہوں نے تصنیف کر رکھے تھے آج ان سے گم ہوگئے. (سورۃ اعراف:53)

(2) نظام خلافت:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

پھر ذرا اس وقت کا تصور کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے کہا تھا کہ "میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں"

(سورۃ البقرۃ:30)

وَعَدَ اللہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا۔ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ [24:النور:55]

تم میں سے جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے اللہ کا ان سے وعدہ ہے' کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا' جیسے اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا' ان کی خلافت میں اللہ کے دین کو جو اللہ کو پسند ہے' غالب کرے گا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ اس دور میں لوگ اللہ کی بندگی کریں گے۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ پھر جو اس کے بعد کفر کرے وہ فاسق ہے۔''

خلافت، ایک ایسا نظام حیات ہے جس میں خلیفہ بمعنی حاکم سیاسی معاملات کو خواہ داخلی معاملات ہوں یا بیرونی، معاشی واقتصادی, اخلاقی وروحانی وغیرہ ان تمام کے تمام امور کو قرآن وحدیث کی روشنی میں سرانجام دے گا.

جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوا:

وَ اَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ [5:المائدہ:49]

''اللہ کے اتارے ہوئے قانون کے ساتھ ان میں فیصلے کیا کر اور لوگوں کی مرضی پر نہ چل۔''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے قوانین میں کسی بھی شخص کی اور کسی بھی قسم کی مرضی یا اپنی رائے نہیں چل سکتی بلکہ وہی حکم صادر ہوگا جس کے شواہد شریعت میں نظر آتے ہیں.

چنانچہ بخاری ومسلم کی صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بنی اسرائیل میں سیاست کا کام انبیا کیا کرتے تھے۔ جب کسی ایک نبیؑ کا انتقال ہو جاتا تو دوسرا نبیؑ اس کی جگہ لے لیتا۔ لیکن اب میرے بعد کوئی نبیؑ نہیں ہوگا۔ اب خلفاء ہی کثرت سے ہوں گے ' جو سیاست کے فرائض سرانجام دیں گے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا: اس سلسلے میں آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا یکے بعد دیگرے ہر خلیفہ کی بیعت کرنا اور ان کے وفادار رہنا۔ ان کا حق ان کو دینا۔ ان کی کسی کوتاہی کو بہانہ بنا کر ان کی اطاعت سے روگردانی نہ کرنا۔ اللہ ان سے پوچھے گا کہ انھوں نے رعیت کا حق ادا کیا یا نہیں۔ تم اپنے کسی حق کو آڑ بنا کر ان سے بغاوت نہ کرنا۔ یعنی جب تک وہ کفر بواح کے مرتکب نہ ہوں ان کے وفادار رہنا' ان کی بیعت سے دست کش نہ ہونا۔

آج بفضل اللہ تعالیٰ "دولۃ اسلام" نے

خلیفۃ المسلمین الشیخ "ابراہیم بن عواد" حفظہ اللہ کی قیادت میں خلافت علی منہاج النبوۃ کا دوبارہ قیام کیا ہے اور خلفائے راشدین المھدین کے سنہرے دور کی یادوں کو دوبارہ تروتازہ کیا ہے. ایک ایسا فریضہ سرانجام دیا ہے جس کی بابت یہ امت برسوں سے منتظر تھی. اس خلافت علی منہاج النبوۃ کے قیام کے لیے سینکڑوں مجاہدین نے اپنی جان ومال کے نزرانے پیش کیے, خون کی ندیاں بہادی گئی اور آج انہی قربانیوں کی بدولت اس سنت کو دوبارہ زنداہ کیا گیا ہے.

-فلحمدلله و شکرو لله.

رسول للہ ﷺ نے بھی اپنی پیش گوئیوں میں اس کا ذکر فرمایا ہے' جیسا کہ اس حدیث میں ہے:

(تكون النبوة فيكم ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها ثم تكون خلافة على منهاج النبوة فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء شاء الله أن يرفعها ثم تكون ملكا عاضا فيكون ما شاء الله أن يكون ثم يرفعها إذا شاء أن يرفعها إذا ثم تكون ملكا جبرية فتكون ما شاء الله أن تكون ثم يرفعها إذا شاء أن

یر فعھا ثم تکون خلافة علی منھاج النبوة ثم سکت)

آپ نے فرمایا: پہلے نبوت ہو گی۔ جب تک للہ تعالیٰ چاہے گا یہ رہے گی۔ پھر خلافت علی منھاج النبوۃ کا دور ہو گا۔ یہ بھی جب تک للہ چاہے گا' رہے گا۔ پھر کاٹ کھانے والی ملوکیت کا دور ہو گا۔ یہ دور بھی جب تک للہ چاہے گا رہے گا۔ پھر جبر و استبداد کی ملوکیت ہو گی۔ جب للہ چاہے گا یہ ختم ہو جائے گی۔ آخر میں پھر خلافت علی منھاج النبوۃ کا دور ہو گا۔ پھر آپ خاموش ہو گئے۔ یعنی اس خلافت پر دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔"

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اسلام کا آئیڈیل نظام حکومت تو خلافت علی منہاج نبوت ہی ہے جو شروع میں بھی تھی اور پھر ایک طویل مدت بعد دوبارہ اس کا قیام ہو گا. آج یہ بشارت دولۃ الاسلام پر صادر ہوتی ہے.

محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مبارک ہے:

لَا يَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ فِيْ قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمُ اثْنَانِ

خلافت ہمیشہ قریش میں رہے گی بے شک ان (قریش) میں سے دو ہی آدمی باقی رہ جائیں۔

(بخاری، کتاب الاحکام)

نیز یہ بھی فرمایا کہ:

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِيْ قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيْهِمْ اَحَدٌ اِلَّا كَبَّهُ اللّٰهُ

عَلٰى وَجْهِهٖ مَا اَقَامُوا الدِّيْنَ

بیشک یہ خلافت قریش میں رہے گی جب تک وہ دین کو قائم رکھیں گے اور جو کوئی ان سے دشمنی کرے گا اللہ اس کو اوندھے منہ جہنم میں گرائے گا۔

(بخاری: کتاب الاحکام)

موجودہ خلیفۃ المسلمین کا اسم گرامی ہے

-ابو دعا ابراهيم بن عواد بن ابراهيم بن علي بن محمد البدري الهاشمي "القریشی" ہے- .

لہذہ آج تمام امت محمدیہ پر یہ فرض ہو چکا ہے کہ وہ خلیفۃ المسلمین کی بیعت کریں اور جمہوریت جیسی لعنت سے برات کا اظہار کریں.

کیا خوب کہا تھا اقبال نے:

کتاب ملت بیضا کی پھر شیرازہ بندی ہے

یہ شاخ ہاشمی کرنے کو ہے پھر برگ و بر پیدا.

اللہ سے دعا ہے اور امید بھی کہ یہی وہ خلافت علی منھاج النبوۃ ہو گی جس کی قیادت آخر میں امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنبھالیں گے. باذن اللہ تعالیٰ۔

ـــــــنظام پاکستان اور دولۃ الاسلام میں فرق---

دولۃالاسلام الحمدللہ امریکہ جیسے طاغوت اکبر اور ہندؤں جیسی نجس قوم سے اعلان برات اور ان کے خلاف اعلانیہ جنگ کرتے ہیں جبکہ پاکستان امریکہ کی گود میں کھیلتااور ہندوستان سے اعلانیہ یاریاں لگاتاہے .

کیامودی ملعون اور نواز خبیث کی یاری منظر عام پر لوگوں نے نہیں دیکھیں جب مودی ملعون نے پاکستان کادورہ کیا؟

اگر کوئی غیرت مند مسلمان کو موقع ملے مودی ملعون سے ملاقات کرنے

کاتو کیاوہ مودی کو زنداہ چھوڑتا؟ جس نے گجرات کے مسلمانوں کاخون بہایاہماری بہنوں کی عزت کو تار تار کیا.

اے غیرت مند مسلمانوں زرانبی کی سیرت پر تو نظر ڈالو تو معلوم ہوتاہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کی گردن اتروائی اور ابی بن خلف جو دشمنان اسلام میں سے تھاغزوہ احد میں جب وہ میدان میں اتراتو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ سے ایک چھوٹاسانیزاہ لیااور اس کو جھٹک دیاتواس طرح لوگ ادھر ادھر اڑ گئے جیسے اونٹ اپنے بدن کو جھٹکتاہے تو کھیاں اڑ جاتی ہیں. اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے سامنے ائےاور اس کو ٹکا کر نیزامارا. نیزاہ اس کی خود اور زرہا کے درمیان حلق پر لگااس کو کوئی بڑی خراش تو نہ ائی لیکن خون اس کا بند تھااور بہتانہ تہاتووہ کہتاہے کے مجھے واللہ محمد نے قتل کر دیا. اس کے ساتھیو نے بولا کے واللہ تمہیں کوئی خاص چوٹ نہیں. تواس نے کہاکے مجھے محمد نے کہاتھا کے وہ مجھے قتل کر دے گا اگر وہ مجھ پر تھوک بھی پھینکتاتو میں مر جاتا. بلآخر اللہ کا یہ دشمن مکہ کی واپسی میں مقام سرف میں مر گیا. کاش کے یہ ظالم نواز خبیث اس مودی ملعون پر تھوک ہی دیتاشاید وہ ہندو نجس اسی تھوک کے خوف سے مر جاتالیکن نہیں یہ نواز خبیث تواس سے احتراماہاتھ ملاتاہے اس سے مسکراکے بات کرتاہے اس کو الودع بائی بائی بھی کرتاہے ایسے شخص کو جو ایک غنڈاہ موالی ہے کشمیر کے مسلمانوں کے خون میں ملوث ہے اور ایسے شخص سے یہ نواز خبیث احترام کرتانظر ایا .

توپھر دشمن کون ہے؟ جنگ کس سے کرنی ہے؟ ھندستان میں بسنے والے مسلمانوں پر ظلم ڈھانے والا, مسلمان بہنوں کی عزتوں کو لوٹنے والااور ہزاروں مسلمانوں کو قتل کرنے والا کون ہے؟

انڈیاسے جنگ کرنے کے لیے جو جماعت دعوۃ لوگوں کو ورغلاطی پہرتی ہے کس بنیاد پر ابھارتی ہے ان کااپناامیر المؤمنین توانڈیاسے یاریاں لگائے بیٹھا ہے.

اے میرے مسلمان بھائیوں زرایہ تو دیکھو قرآن کیا کہتاہے:

تَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا ۚ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ أَنفُسُهُمْ أَن سَخِطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خَالِدُونَ

آج تم اُن میں بکثرت ایسے لوگ دیکھتے ہو جو (اہل ایمان کے مقابلہ میں) کفار کی حمایت ور فاقت کرتے ہیں یقیناً بہت برا انجام ہے جس کی تیاری اُن کے نفسوں نے اُن کے لیے کی ہے، اللہ اُن پر غضب ناک ہو گیا ہے اور وہ دائمی عذاب میں مبتلا ہونے والے ہیں

وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ

اگر فی الواقع یہ لوگ اللہ اور پیغمبرؐ اور اُس چیز کے ماننے والے ہوتے جو پیغمبر پر نازل ہوئی تھی تو کبھی (اہل ایمان کے مقابلے میں) کافروں کو اپنا رفیق نہ بناتے مگر ان میں سے تو بیشتر لوگ خدا کی اطاعت سے نکل چکے ہیں

اب ایسے حکمرانوں کو قرآن کی روح سے کافر نہیں تو اور کیا کہا جائے جو اللہ رب کائنات سے بغاوت پر اتر آئیں؟

جماعت دعوۃ والے بہت شور و غل سے یہ کہتے ہیں کہ شرک کرنے والوں کے پیچھے ہماری نماز نہیں ہوتی تو زرا ان جاہلوں سے پوچھوں کے ان مرتد حکمرانوں کے ماتحت چلنے والا تمھارا جہاد بھلا کیسے قبول ہوگا جو توحید حاکمیت میں شرک کرتے ہیں, کفر بواح کے مرتکب ہیں اور کفار سے یاریاں لگاتے ہیں؟

کیا جماعت دعوۃ والے نواز خبیث کی اجازت کے بغیر کشمیر میں کام کرتے ہیں؟

یقین جانوں میرے بہائیوں یہ جماعت دعوۃ والے ایک قدم نہیں چل سکتے اگر یہ پاکستانی مرتد حکومت کے ماتحت نہ رہیں اور سب سے بڑا ظلم تو یہ ہے کہ اپنا سکہ چلوانے کے لیے یہ خبیث لوگ دولۃالاسلام کے مجاہدین کے اوپر جاسوسی بھی کرواتے ہیں اور وہ موحدین جو ان سے علیحدہ ہوئے ان کے نام پاکستان کی ایجنسیوں کو بھی دیتی ہے. اب ایسے عمل کرنے والوں کو مرتد نہیں تو پھر کیا کہا جائے گا؟ اور اگر یہ حقائق غلط ہیں تو اس سے برات کا اظہار کریں اور حکومتی جہاد چھوڑ کر خالص اعلائے کلمۃاللہ کی سربلندی کے لیے جہاد کریں اور کشمیر بنے گا پاکستان جیسے وطنیت کے نعرے بند کریں.

یہ بات تو بلکل واضح ہو جانی چاہیے کہ نظام پاکستان کا نظریہ جمہوریت پر مبنی ہے اور دولۃالاسلام کا نظریۃ نظام خلافت پر مبنی ہے.

دولۃالاسلام کے نظام میں مسلمان عزت اور قوت والے اور ذمی یعنی کفار کمزور اور مغلوب ہوتے ہیں جبکہ پاکستان کے نظام جمہوریت میں عزت اس کی ہے جس کو فرنگیوں کی زبان اتی ہے, جو فرنگیوں کی طرح دکھائی دیتا ہو جو نبی کی سنت کو چہرے سے ہٹا کر گٹر میں پھینکتے, لباس و کردار میں کفار سے مشابہت رکھتے ہوں صرف انہی لوگوں کی عزت ہے. جمہوریت میں دین مذہب کچھ معنی نہیں رکھتا. جمہوریت میں نام اسی کا بڑا ہوتا ہے جو بڑی ڈگری والا ہو بلکہ اب تو جعلی ڈگری والے بھی حکومتی عہدوں پر سانپ کی طرح بیٹھے ہیں اور جب کہا جائے کے ڈگری تو جعلی ہے تو کہتے ہیں ڈگری تو پھر ڈگری ہوتی ہے چاہے جالی ہی کیوں نہ ہو. یہ جمہوریت کفار کا بویا ہوا بیج ہے جو پک کر ایسا ہی کانٹا بنے گا اور مسلمانوں کے جان و مال کو نقصان پہنچائے گا. بعض تو ایسے خنازیر بھی ہیں اس حکومت میں جنہیں سورۃ الاخلاص بھی نہیں اتی. پہر جب کسی محفل میں کہا جائے کہ قرآن پاک کی تلاوت کرو تو دیکہ کر بھی سورۃ الاخلاص کی تلاوت غلط کرتے ہیں اور بہانا یہ بناتے ہیں کے انہیں لکھ کر غلط دی گئی تھی.

فلعنة الله على الظلمين.

اسلام میں قادیانیوں کی سزا قتل کرنا ہے ارتداد کی وجہ سے اور یہی مؤقف دولۃالاسلام کا ہے مگر جمہوری نظام میں اس شرعی حکم کا مذاق بنا کر حکمرانی میں شریک تک کیا جا سکتا ہے جو اللہ کے حرام کردہ کو حلال کرنے کے مترادف ہے۔

جمہوریت میں مذہب سے آزادی ہے' ہر کوئی جو چاہے مذہب رکھے۔ کوئی پابندی نہیں' جس طرح چاہے مذہب بدلے' کوئی رکاوٹ نہیں' کوئی سزا نہیں۔

دولۃالاسلام نے سودی نظام کو ختم کیا ہے جبکہ نظام پاکستان نے اس کو بحال کیا ہے. اپنے بینک کے نام میں تو اسلامی بینک رکھا ہے لیکن چلتا اندر سود ہی ہے. کیا سودی کاروبار کا کھلے عام چلنا کوئی چھوٹا مسئلہ ہے؟

نبی علیہ السلام نے فرمایا :

سود کی تہتر قسمیں ہیں جس میں سے سب سے کم تر اپنی ماں کے ساتھ زنا کرنا ہے .

(ابن ماجہ، حاکم وغیرہ)

کیا کوئی پسند کرتا ہے کے وہ اپنی ماں کے ساتھ زناکاری کرے؟ نہیں. تو پھر کیوں یہ بینک بند نہیں ہوتے؟ کیوں ان کو اسلامی بینکنگ قرار دیا ہے؟ جیسے بسم اللہ پڑھ کر گدھا ذبح کرنا اس کے گوشت کو حلال نہیں کرتا تو اسلام کا نام ساتھ لگا کر سود کیسے حلال ہو سکتا ہے؟ اگر یہ منافقت نہیں تو پھر اور کیا ہے؟ یہ تحفہ جمہوریت ہی کی دین ہے.

سود کے متعلق تو اللہ نے خود قرآن میں فرمادیا کہ :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو، اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود لوگوں پر باقی رہ گیا ہے، اسے چھوڑ دو، اگر واقعی تم ایمان لائے ہو.

فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ۖ وَإِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ

لیکن اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ اور اسکے رسول کی طرف سے تمہارے خلاف اعلان جنگ ہے اب بھی توبہ کر لو (اور سود چھوڑ دو) تو اپنا اصل سرمایہ لینے کے تم حق دار ہو نہ تم ظلم کرو، نہ تم پر ظلم کیا جائے

آج اگر کسی انسان کا مقابلہ اپنے سے مضبوط آدمی سے ہو جائی تو ٹانگیں تھر تھرانے لگتی ہیں تو زرا سوچو اگر تمہارا مقابلہ اللہ سے کروا دیا جائے تو تمہاری کیا کیفیت ہو گی؟ اور جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ اللہ سے جنگ کریں ہیں.

ان باتوں کو تو صرف وہی نظر انداز کر سکتا ہے جو قیامت کے دن پر ایمان نہیں رکھتا.

و گرنہ ایمان والوں کے تو دل کانپ اٹھتے ہیں. اس بات کو تصور کرنے پر ہی کہ مجھ جیسا کمزور شخص اور مقابلہ میں اللہ ہو.

اے کاش کہ لوگ سمجھ رکھتے ہوتے.

قرآن مجید، فرقان حمید میں ارشاد ہے :

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَىٰ أَوْلِيَاءَ ۘ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُ مِنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنا رفیق نہ بناؤ، یہ آپس ہی میں ایک دوسرے کے رفیق ہیں اور اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی پھر انہی میں ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے.

یہ حکومت پاکستان امریکہ کی کتنی وفادار ہے اس کا اندازہ تو سب کو اسی دن ہو گیا تھا جب انہوں نے عافیہ صدیقی کو اپنے مالک امریکہ کے حوالے کیا تھا

اور کیا مجد دامت شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ تعالیٰ پر جو امریکی حملہ ہوا کیا اس میں پاکستان ملوث نہیں تھا یہ واقعات ان کی امریکہ سے اپنی وفاداری کا واضح ثبوت ہے.

اللھم اھلک الکفرین با الکفرین

اللھم علیک با المنافقین

ونصر عبادک المجاھدین علی عدوک

یا ذوالجلال و الاکرام

ہر چھوٹا یا بڑا عالم نواقض الاسلام کی اٹھویں شرط کو بخوبی جانتا ہے کہ مسلمانوں کے خلاف کفار کی مدد کرنے والا مرتد ہو جاتا ہے لیکن نجانے کیوں یہ علماء سوء اس ناپاک حکومت سے اظہار برات نہیں کرتے. حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ علم کے گدھے (علماء س وء) اللہ سے کم اور اللہ کی مخلوق سے زیادہ ڈرتے ہیں.

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ ۚ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ ۚ فَقُلْ أَفَلَا تَتَّقُونَ

اِن سے پُوچھو، کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے؟ یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں؟ کون بے جان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے؟ کون اِس نظم عالم کی تدبیر کر رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ کہو، پھر تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں؟

ایسے علماء سوء کی مثال قرآن میں اس طرح دی گئی ہے:

مَثَلُ الَّذِينَ حُمِّلُوا التَّوْرَاةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ أَسْفَارًا ۚ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِ اللَّهِ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

جن لوگوں کو توراۃ کا حامل بنایا گیا تھا مگر انہوں نے اس کا بار نہ اٹھایا، اُن کی مثال اُس گدھے کی سی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں اِس سے بھی زیادہ بری مثال ہے اُن لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا ہے ایسے ظالموں کو اللہ ہدایت نہیں دیا کرتا.

میں اپنی بات کا اختتام محترم جناب شیخ ابو محمد العدنانی حفظہ اللہ کی بات سے کروں گا:

"ہم خراسان میں موجود تمام مجاہدین کو جو سچائی کے ساتھ اللہ کی شریعت کا نفاذ کے لیے کوشاں رہنے والے ہیں، دعوت دیتے ہیں کہ وہ دولت خلافت اسلامیہ کی کشتی میں سوار ہو جائے اور آپس میں تنظیموں، گروپوں اور جماعتوں کے اختلافات کو ختم کریں۔ خلافت تمام مسلمانوں کو متحد کرتی ہے۔ خلافت شامی، عراقی، یمنی، مصری، یورپی، امریکی اور افریقی سب کو متحد کرتی ہے۔ خلافت عربی اور عجمی سب کو یکجا کرتی ہے۔ خلافت حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سب مسلمانوں کو متحد اور یکجا کرتی ہے۔

سو تم اپنی خلافت کی طرف بڑھو۔

پس تم نے کئی برس اللہ کی شریعت کی حکمرانی کو دوبارہ واپس لانے کے لیے قتال کیا اور یہ اب حکمرانی واپس آچکی ہے۔ پس اس کے قافلے میں شریک ہو جاؤ۔ یہودیوں کی طرح مت ہونا، جن کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا

''فَلَمَّا جَاءَهُمْ مَا عَرَفُوا كَفَرُوا بِهِ''

''پھر جب ان کے پاس وہ آیا جس کو انہوں نے پہچان بھی لیا تو اس کے ساتھ کفر کر ڈالا۔''(البقرة: 89)

آگے بڑھو۔ پس تمہاری وفاداری تمہارے رب اور دین کے ساتھ ہونی چاہیے، نہ کہ اپنی قوم، اپنی عوام، اپنے وطن یا اپنی تنظیم کے لیے ہونی چاہیے."

وَمَا عَلَيْنَا اِلاَّ الْبَلاَغُ الْمُبِيْنُ

{ ابو محمد العجمي }